ہفتہ وار رسالہ: 329
WEEKLY BOOKLET: 329

شیخ طریقت امیر اہل سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے ملفوظات کا تحریری گلدستہ بنام

مُلازَمت کے بارے میں 15 سوال جواب

صفحات 14

- ڈیوٹی پر نہ جانا اور تنخواہ لینا کیسا؟ 02
- ملازم اور سیٹھ کے حقوق 05
- روزے میں ملازم سے عام دنوں کی طرح کام لینا 09
- سرکاری پوسٹ والے کے تحائف کا حکم 13

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوت اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

ملازمت کے بارے میں 15 سوال جواب (1)

دُعائے خلیفۂ عطّار: یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 14 صفحات کا رسالہ ''ملازمت کے بارے میں 15 سوال جواب'' پڑھ یا سُن لے اُسے رزقِ حلال کمانے کی توفیق عطا فرما اور اُس کی والدین سمیت بے حساب مغفرت فرما۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

دُرُودِ پاک نہ پڑھنے کا وبال

مسلمانوں کی پیاری پیاری امی جان، حضرتِ بی بی عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سَحَری کے وقت کچھ سی رہی تھیں کہ اچانک سوئی گر گئی اور چراغ بھی بُجھ گیا، اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تشریف لے آئے، چہرۂ انور کی روشنی سے سارا گھر روشن ہو گیا یہاں تک کہ سوئی مل گئی، اُمُّ الْمؤمنین رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسُولَ اللہ! آپ کا چہرۂ انور کتنا روشن ہے! حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُس شخص کیلئے ہلاکت ہے جو مجھے قیامت کے دن نہ دیکھ سکے گا۔ عرض کی: وہ کون ہے جو آپ کو نہ دیکھ سکے گا؟ فرمایا: وہ بخیل (کنجوس) ہے۔ پوچھا: بخیل کون؟ ارشاد فرمایا: جس نے میرا نام سنا اور مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا۔

(القول البدیع، ص302)

سُوزَنِ گُمشُدہ ملتی ہے تَبَسُّم سے ترے　　شام کو صبح بناتا ہے اُجالا تیرا

(ذوقِ نعت، ص25)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

---

1 ... یہ رسالہ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ سے کیے گئے سوالات اور ان کے جوابات پر مشتمل ہے۔

www.dawateislami.net

سوال: ایک شخص گورنمنٹ مُلازِم ہے مگر ڈیوٹی پر نہیں جاتا اور ہر مہینے پہلی کو تنخواہ لے لیتا ہے، کیا اُس کا یہ طریقہ دُرُست ہے؟ اور وہ صدقہ و خیرات بھی کرتا رہتا ہے کیا اس کا خیرات کرنا جائز ہے؟

جواب: اگر وہ ڈیوٹی نہیں دیتا اور دھوکے سے تنخواہ بٹور لیتا ہے تو یہ پوری کی پوری تنخواہ حرام ہے۔(فتاوٰی رضویہ، 19/407 ماخوذاً، حلال طریقے سے کمانے کے 50 مدنی پھول، ص20-21 ملخصاً) اس کے ذریعے زکوٰۃ خیرات بھی نہیں کرسکتا کیونکہ یہ اس کے پیسے ہیں ہی نہیں نہ یہ ان کا مالک ہے اگرچہ ان پر قبضہ اِسی کا ہو، اس پر فرض ہے کہ جہاں سے یہ رقم بٹوری (لی) ہے وہاں واپس کرے اور ساتھ ساتھ توبہ بھی کرے۔

(فتاوٰی رضویہ، 19/656-661 ملخصاً، ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 4/395)

سوال: نابالغ سے پانی بھروانا کیسا ہے؟ کیا اُستاد اس سے پانی بھرواسکتا ہے؟

جواب: والدین یا سیٹھ جس کا یہ مُلازِم ہے اس کے سِوا کسی کے لئے نابالغ سے پانی بھروانا جائز نہیں اور نابالغ کا بھرا ہوا پانی جو کہ شرعاً اس کی مِلک ہو جائے کسی اور کیلئے اس کو اِستعمال میں لانا جائز نہیں۔(سیٹھ بھی صرف اِجارے کے اوقات ہی میں بھرواسکتا ہے) اُستاد کے لئے بھی یہی حکم ہے کہ نابالغ شاگرد سے پانی نہیں بھرواسکتا نیز اس کے بھرے ہوئے کو کام میں بھی نہیں لاسکتا۔ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: نابالغ کا بھرا ہوا پانی کہ شرعاً اس کی مِلک ہو جائے، اسے پینا یا وُضو یا غُسل یا کسی کام میں لانا، اس کے ماں باپ یا جس کا وہ نوکر ہے اس کے سِوا کسی کو جائز نہیں، اگرچہ وُہ (نابالغ) اِجازت بھی دے دے، اگر وُضو کرلیا تو وُضو ہو جائے گا اور گُنہگار ہوگا، یہاں سے مُعَلِّمِین (یعنی اَساتذہ) کو

سبق لینا چاہیے کہ اکثر وہ نابالغ بچوں سے پانی بھروا کر اپنے کام میں لایا کرتے ہیں۔

(بہار شریعت، 1 / 334، حصّہ:2، ملفوظات امیر اہلِ سنت، 1 / 57)

سوال: کیا یہ احتیاط کرنی چاہیے کہ جب سیٹھ اپنے ملازم کو اچھا سا نوالہ دے تو پھر اس کے بعد کوئی بڑا کام نہ لے ورنہ اسے یوں لگے گا کہ کوئی کام کروانا تھا تب ہی مجھے یہ نوالہ کھلایا ہے ورنہ روز تو نہیں کھلاتا؟

جواب: سیٹھ ایک نوالہ کھلائے یا پوری تھالی یا کچھ بھی نہ کھلائے مگر وہ اِتنا کر سکتا ہے کہ اِجارے(نوکری میں) اور عُرف سے ہَٹ کر نوکر سے کام نہ لے۔ عُرف کے اندر رہتے ہوئے بڑا کام ہو یا چھوٹا وہ تو سیٹھ لے گا کیونکہ وہ اسی کے پیسے دے رہا ہے۔ نوالہ نہ بھی کھلائے جب بھی وہ کام تو لے گا۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 2/402)

سوال: ملازم کے تَعَلُّق سے دِل میں تَکَبُّر نہ آئے، اِس کا حل اِرشاد فرمادیجئے۔

جواب: سیٹھ ملازم پر شفقت کرے اس پر سخاوت کرے، جیسے عمدہ کپڑے خود لیے ایک جوڑا اس کو بھی سِلوا دے۔ اِسی طرح عید کے موقع پر تھوڑا دِل کھول کر دے، اگر کبھی اچھی غِذا پکائی تو اسے بھی پیش کر دے۔ جس پھل کا سیزن آیا مثلاً آم ہے تو اس کی پیٹی دے دے۔ بقر عید آئی خود قربانی کرتا ہے تو ایک بکرا کٹائی کی قیمت کے ساتھ ملازم کو دے دے تاکہ اس کے بچے بھی خوش ہو جائیں۔ بکرے کا اس کو مالک کر دے یا یہ کہہ دے کہ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی طرف سے تم قربانی کر دینا۔ اِس طرح شفقت دیں گے تو اِن شاءَ اللہ ملازم کے تَعَلُّق سے تکبر قریب نہیں آئے گا۔ اپنی اولاد کے ساتھ بندہ اس طرح کی شفقت کرتا ہی ہے تو اپنے ملازم کے ساتھ بھی کرنی چاہیے۔ نوکر بے چارہ ایسی

خدمت کر رہا ہوتا ہے کہ اولاد بھی ایسی خدمت بَسا اوقات نہیں کرتی۔ یہ بات تسلیم ہے کہ ملازم پیسے لے کر خدمت کرتا ہے لیکن اولاد کو بھی تو بندہ پیسے دیتا ہے۔ پھر یہ کیا بات ہے کہ ملازم کو حقیر سمجھتے ہیں اور اولاد کو آنکھوں پر بٹھاتے ہیں۔ ٹھیک ہے اولاد کو بھی پیار دیں، صِلۂ رِحْمی ان کا بھی حق ہے لیکن ملازمین کے ساتھ بھی اچھا رَوَیَّہ اپنائیں۔ اللہ پاک نے آپ کو صاحبِ حیثیت (مالدار) بنایا ہے جبھی آپ نے 10 ملازم رکھے ہیں تو خود کو ان کی جگہ رکھ کر سوچیں کہ اگر آپ ملازم ہوتے تو اپنے ساتھ کس قسم کا رَوَیَّہ پسند کرتے؟ جب آپ ملازمین کا خیال رکھیں گے تو یہ اِن شاءَ اللہ ٹوٹ کر آپ کی خدمت کریں گے اور ایسی وفاداری کا اِظہار کریں گے کہ شاید اولاد بھی ایسا نہ کرے۔ آپ کے لیے جان تک قربان کر دیں گے۔ بِالفرض اگر کوئی ملازم بے وفا بھی نکلا تو اولاد بھی بے وفا نکلتی ہے اور اپنے والدین کو اولڈ ہاؤس چھوڑ آتی ہے، پیسے لے کر بھاگ جاتی ہے یا والد کے نام پر قرضے لے کر بھاگ جاتی ہے۔ اولاد بھی تو اسلامی تربیت نہ ہونے کی وجہ سے ایسا بہت کچھ کر رہی ہوتی ہے۔ اسلامی گھرانوں میں ایسے واقعات سننے کو نہیں ملتے لیکن ماڈرن اور صِرف دُنیوی تعلیم دینے والے مالداروں کے یہاں اس طرح کے واقعات زیادہ ہوتے ہیں۔ غریبوں اور مذہبی گھرانوں میں نِسبتاً ایسا کم ہوتا ہے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 2/404)

سوال: میں ایک اِدارے میں کام کرتا ہوں جہاں سیٹھ کی طرف سے مجھ سمیت کسی بھی ملازم کو مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے کی اِجازت نہیں ہے، ایسی صورتِ حال میں جماعت چھوڑنے کا گناہ کس کے ذِمّے ہے؟

جواب: جہاں مسجد موجود ہو اور جماعت سے نماز پڑھنے میں کوئی شرعی عُذر بھی نہ ہو تو

www.dawateislami.net

وہاں باجماعت نماز ادا کرنا واجِب ہے۔ اب اگر کوئی سیٹھ اپنے مُلازمین کو باجماعت نماز پڑھنے سے روکے گا تو وہ اور جماعت چھوڑنے والے مُلازمین سب ہی گُنہگار ہوں گے اور ایسی مُلازمت کرنا بھی جائز نہ ہو گا۔ بعض مقامات ایسے ہوتے ہیں کہ جہاں میلوں میل تک مساجد ہی نہیں ہوتیں تو ایسی جگہوں پر جماعت واجِب نہیں ہوتی۔ البتّہ ایسی صورت میں اگر سیٹھ نماز پڑھنے سے بھی روکتا ہو جس کے باعِث مُلازمین نماز نہ پڑھتے ہوں تو ایسی نوکری ہی جائز نہیں۔

(جہنم کے خطرات، ص192، ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 3/355)

سوال: آفس کی چیزیں مثلاً پرنٹر اور فوٹو کاپی مشین وغیرہ کو اگر کوئی مُلازم اپنے ذاتی اِستعمال میں لانا چاہے تو کس سے اِجازت لینا ضروری ہو گی؟

جواب: اگر وَقف کی چیزیں ہیں تب تو کسی سے اِجازت لینا کافی نہ ہو گا اور اگر پرائیویٹ ہیں تو اصل مالِک یا جسے اس نے اپنا نُمائندہ بنایا ہو اور اِختیار دیا ہو اس کی اِجازت سے اِستعمال کر سکتے ہیں۔ بعض اوقات اصل مالِک کی طرف سے منیجر اور اس طرح کے بڑے عُہدے داران کو چھوٹی موٹی چیزوں کے اِختیارات دیئے جاتے ہوں گے لہٰذا اگر انہیں اِختیارات دیئے ہوئے ہیں تو ان سے اِجازت لے کر اِستعمال کر سکیں گے ورنہ اِستعمال نہیں کر سکتے۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 3/362)

سوال: آج کل زیادہ تر مُلازمین کے ساتھ اچھا سُلوک نہیں کیا جاتا، سیٹھ کسی مُعاملے میں ان کے ساتھ تعاوُن نہیں کرتے اور اگر مُلازم کو کوئی مسئلہ ہو تو اسے حل نہیں کرتے، یوں مُلازمین بڑی مشکل میں ہوتے ہیں، مُلازمین کے حُقُوق کے حوالے سے کچھ راہ نمائی فرما دیجیے۔

جواب: مُلازمین کے بھی حُقُوق ہیں اور سیٹھ کے بھی حُقُوق ہیں۔ بعض اوقات سیٹھ مُلازمین پر ظلم کر رہا ہوتا ہے اور اگر مُلازم ایسا ہے کہ جس کی سیٹھ کو محتاجی ہے، جیسا کہ بعض مُلازمین

www.dawateislami.net

ایسے پاورفُل ہوتے ہیں کہ کاروبار سنبھالے ہوتے ہیں اور انہیں سارے راستے پتا ہوتے ہیں تو یوں وہ بڑے قیمتی ہوتے ہیں اور سیٹھ کو چلا رہے ہوتے ہیں تو ایسے مُلازِمین بعض اوقات سیٹھ کو کھلونا بنائے ہوئے ہوتے ہیں لہٰذا دونوں طرف سے جو بھی ظلم کرے گا وہ گناہ گار ہوگا۔ زیادہ تر سیٹھوں کی شکایت کی جاتی ہے کہ یہ لوگ ظلم کرتے ہیں لیکن ہر سیٹھ ایسا نہیں ہوتا بلکہ بعض سیٹھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو مُلازِمین کو اَولاد کی طرح رکھتے ہیں اور ان کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آتے ہیں۔ مُلازم کو بھی چاہیے کہ سیٹھ کے ساتھ اچھا سُلوک کرے، وقت پر اسے کام کرکے دے اور اس کے مال، آل اَولاد اور گھر میں خِیانت نہ کرے۔ اگر مُلازم کا کِردار ستھرا ہوگا تو سیٹھ اَخلاقی طور پر خود بخود اس کے ساتھ اچھا رَوَیّہ اِختیار کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔ عام طور پر تالی دونوں ہاتھوں سے بج رہی ہوتی ہے، تاہم سیٹھ کو چاہیے وہ مُلازم کا خیال رکھے، اُسے وقت پر تنخواہ دے اور تنخواہ کے لیے دھکّے نہ کھلائے مثلاً پَرسوں دوں گا یا تَرسوں دوں گا، کرکے بے چارے کو تنگ نہ کرے۔ جس طرح ہمارے یہاں پہلی تاریخ کو تنخواہ دینے کا عُرف ہے تو پہلی تاریخ کو تنخواہ دے دے۔ یاد رہے! جو کم تنخواہ والے مُلازِمین ہوتے ہیں مہینے کی آخری تاریخوں میں ان کی تنخواہ ختم ہو جاتی ہے اور ان پر قرضے چڑھے ہوتے ہیں لہٰذا اگر سیٹھ اِحسان کرنا چاہیں تو پہلی تاریخ سے دو دِن پہلے انہیں تنخواہ دے دیں تاکہ یہ بچارے اپنے قرضے وغیرہ اُتار سکیں لیکن ایسا کرنا سیٹھوں کے لیے لازم نہیں ہے۔ اِسی طرح سیٹھوں کو چاہیے کہ عید اور شادی بیاہ کے موقع پر مُلازِمین کو تَحائِف دیں تاکہ ان کا دِل خوش ہو، یہ دینا اگرچہ فرض نہیں کہ اگر نہیں دیں گے تو گناہ گار ہوں گے لیکن پھر بھی دیتے رہیں۔ یوں ہی سیٹھ کے گھر میں کوئی اچھی چیز پکے تو وہ مُلازم کو بھی کِھلائے کہ اِس طرح کرنے سے مُلازم خود بخود وَفاداری کرے گا اور سیٹھ کی محبت

اس کے دِل میں گھر کر جائے گی۔ اگر سیٹھ اور مُلازمین ایک دوسرے کے ساتھ حُسنِ سُلوک کریں گے تو اِن شاءَاللہ ہمارا مُعاشرہ صحیح ہو جائے گا اور اِس سے ظُلم کا قَلْع قَمْع (خاتمہ) ہو گا۔

(ملفوظات امیر اہل سنّت، 3/506)

سوال: میں پریس کا کام کرتا ہوں، ہمارے پاس عموماً پرنٹنگ ایجنسیوں والے اپنی پلیٹیں چھوڑ جاتے ہیں اور ہم نے یہ لکھ کر لگایا ہوا ہے کہ ”15 دِن کے بعد ہم ذِمّہ دار نہیں ہوں گے۔“ اِس کے باوجود ہم اخلاقی طور پر مہینے دو مہینے تک پلیٹیں سنبھال کر رکھتے ہیں اور اُس کے بعد ہم اُن پلیٹوں کو ضائع کر دیتے ہیں یا بیچ دیتے ہیں۔ یہ اِرشاد فرمایئے کہ ہمارا اُن پلیٹوں کو بیچنا کیسا ہے اور پلیٹیں بِک جانے کے بعد پلیٹوں کا تقاضا کرنا کیسا ہے؟

جواب: آپ کی باتوں سے ایسا لگ رہا ہے کہ پلیٹیں واپس لینے اور دینے کا عُرف ہے، ایسی صورت میں آپ کا یہ کہہ دینا کہ ”15 دن کے بعد ہم ذِمّہ دار نہیں ہیں“ یہ شرط شرعاً غلط ہے۔ جس کی پلیٹیں ہیں اُسے واپس کرنی ہی ہوں گی، چاہے وہ 15 دن بعد آئے، مہینے بعد آئے یا 100 سال بعد آئے، کیونکہ مالِک اپنی چیز کے مُطالَبے کا حق رکھتا ہے اور اپنی چیز مانگ سکتا ہے۔ اِس کا حل یہ ہے کہ جن کی پلیٹیں ہوں اُنہیں فون کر دیا جائے کہ ”آپ کی پلیٹیں رکھی ہیں، لے جایئے۔“ یا اگر قریبی جگہ ہے تو کسی مُلازِم کے ذریعے پلیٹیں وہاں پہنچا دیں، کیونکہ آپ کے لئے یہ پلیٹیں رکھ لینا اور اِستعمال میں لے آنا جائز نہیں ہے۔ البتّہ اگر پلیٹوں کا مالک کہتا ہے کہ ”مجھے پلیٹیں نہیں چاہئیں، تم لے لو“ تو پھر آپ کا لینا جائز ہو جائے گا۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 5/64)

سوال: تِجارت کرنے والے بعض لوگوں کو اگر یہ کہا جائے کہ آپ اپنے کاروبار کے بارے میں شرعی راہ نمائی لے لیجئے یا دارُالافتا چلے جایئے تو وہ کہتے ہیں کہ ”نہ ہم جھوٹ بولتے ہیں

اور نہ ہی کسی کا پیسہ کھاتے ہیں، پُوری زکوۃ بھی دیتے ہیں، اِس لئے ہمیں شرعی راہ نمائی لینا ضروری نہیں ہے۔" اِس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟[1]

جواب: اگر میں یہ کہوں کہ "اِس دور میں 99.9 فیصد Businessman (یعنی تاجر) ایسے ہیں جن کو Business (یعنی تِجارت) کے مسائل معلوم نہیں" تو شاید یہ مُبالغہ نہ ہو۔ صرف باتیں کر رہے ہوتے ہیں کہ "ہم تو اللہ کر رہے ہیں، ہمیں زِیادہ لالچ نہیں ہے، بچّوں کے لئے روزی روٹی کماتے ہیں بس" حالانکہ حرام گھسیٹ گھسیٹ (کما کما) کر اپنے اکاؤنٹ میں بھر رہے ہوتے ہیں اور اُنہیں اِس کا پتا بھی نہیں چلتا۔ یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ "میں نے کون سی شراب کی دُکان کھولی ہے! یا میں کون سا سُود کا کام کر رہا ہوں!" حالانکہ بات بات پر جُھوٹ بول رہے ہوتے اور دھوکا دے رہے ہوتے ہیں۔ اِن چیزوں کو یہ Serious (سنجیدہ) ہی نہیں لیتے، سمجھتے ہیں کہ "کاروبار میں یہ سب چلتا ہے، اِن چیزوں کے بغیر کاروبار کیسے ہو گا! جھوٹ نہ بولو تو چیز بِکتی ہی نہیں ہے" نَعُوْذُ بِاللہ! یہ شیطان کا بنایا ہوا ذِہن ہے۔ جب یہ حال ہو گا تو بَرَکت کیسے ہو گی؟ نمازوں میں دِل کیسے لگے گا؟ خُشُوع و خُضُوع کیسے آئے گا؟ رِقّت کیسے آئے گی؟ گُناہوں سے نفرت کیسے بڑھے گی؟ جو کاروباری حضرات مجھے سُن رہے ہیں وہ "دارُ الافتاء اہلسنّت" سے اپنے کاروبار کی Scanning (یعنی تفتیش) کروا لیں، اِس کے لئے باقاعدہ حاضر ہونا پڑے گا یا اگر حاضر ہونا ممکن نہیں تو انٹرنیٹ وغیرہ کے ذریعے ہی رابطہ کر لیں اور اپنے کاروبار کی شرعی راہ نُمائی لیں۔ اِس کے بغیر اپنے بال بچّوں کو

1 ... یہ سوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت نے قائم کیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کا ہی ہے۔

حلال روزی کھلانا بہت مشکل ہے۔ میں نے بالکل دو ٹوک اور جنرل بات کی ہے، کسی کے کاروبار پر کوئی حکم نہیں لگایا۔ سب کو مسائل سیکھنے چاہئیں۔ مُلازِم ہیں تو مُلازَمت کے اور سیٹھ ہیں تو مُلازِم رکھنے اور سیٹھ بننے کے مسائل سیکھنا فرض ہیں۔(فتاویٰ رضویہ، 23/623-626 ملخصاً) اگر یہ کہیں گے کہ ”یار! ہم اِس چکّر میں نہیں پڑتے“ تو قیامت کے دن بھی کہہ دینا کہ ”ہم اِس چکّر میں نہیں پڑتے۔“ نَعُوْذُ بِاللّٰہ! کہیں ایسا نہ ہو کہ جہنّم میں ڈال دیا جائے۔ جب ہم دنیا میں آئے ہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مسلمان ہیں تو ہمیں اللہ و رسول کے اَحکامات ماننے ہی پڑیں گے، اِس کے بغیر چُھٹکارا نہیں ہے۔ جب تک کوشش نہیں کریں گے تو کچھ نہیں ہوگا۔ اللہ کریم ہم کو کوشش کرنے والا بنائے۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 5/75)

سوال: مُلازِمین سے مالک روزے کی حالت میں عام دِنوں کی طرح کام لیتا ہو، اِحساس تک نہ کرتا ہو تو ایسی صورت میں ملازمین کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: مالک اپنے مُلازمین کو روزے کی حالت میں رِعایت نہیں دیتا اور پورا کام لیتا ہے تو مالک کو ایسا کرنے کے بجائے روزے دار کے ساتھ اِحسان کرنا چاہئے(1)۔ بہرحال کام کی وجہ سے روزہ مُعاف ہو جائے یا قضا کرنا جائز ہو ایسا نہیں ہو سکتا۔ اگر روزے کی حالت میں کام نہیں ہو سکتا تو کوئی اور روزی کا سبب تلاش کریں مگر کام کی وجہ سے ایک روزہ بھی تَرک نہیں کر سکتے اور نہ قضا کر سکتے ہیں۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 6/309)

سوال: بعض والدین بچوں کی اسکول سے چُھٹی ہو جانے پر انہیں مار پڑنے اور نمبر کٹنے سے بچانے کے لئے جھوٹی اپلی کیشن لکھ کر بھیج دیتے ہیں اور جان پہچان والوں سے جھوٹے

---

1 ... حدیثِ پاک میں ہے: جو اِس مہینے (یعنی رَمضان) میں اپنے غلام پر تخفیف کرے (یعنی کام کم لے) اللہ پاک اُسے بخش دے گا اور جہنّم سے آزاد فرما دے گا۔(شعب الایمان، 3/305، حدیث: 3608، ابن خزیمہ، 3/192، حدیث: 1887)

سرٹیفکیٹ بھی بنوا لیتے ہیں۔ اِسی طرح دَفاتر میں ہوتا ہے کہ اگر ملازم کو چُھٹی لینا ہو تو وہ بیماری کی جھوٹی اپلی کیشن بھیج دیتا ہے۔ کیا اس طرح جھوٹی دَرخواستیں دینے والوں کو بھی اس حدیثِ پاک ”جھوٹے بیمار نہ بنو کہ واقعی بیمار ہو جاؤ گے (مسند الفردوس، 2/421، حدیث: 7624)“ سے عبرت حاصل کرنی چاہیے؟

جواب: جو والدین اور ملازم اِس طرح کر رہے ہیں وہ جھوٹ بول کر گناہ گار اور عذابِ نار کے حق دار بن رہے ہیں۔ جو والدین یہ کہہ رہے ہیں کہ ”بچے بیمار تھے“ حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ بچے بیمار نہیں تھے بلکہ مہمان بن کر حلوہ کھانے گئے تھے۔ یوں ہی بیماری کی جھوٹی دَرخواست دے کر چھٹی کرنے والا ملازم بھی سیر وغیرہ کرنے گیا ہوگا۔ یاد رکھیے! بیمار ہونا بُرا نہیں ہے بلکہ بیماری تو رَحمت ہے، البتّہ جھوٹ بولنے میں آخرت کا عذاب ہے۔ نیز یہ گناہ کا مرض جسمانی مرض سے زیادہ تباہ کُن ہے لٰہذا ایسے والدین اور ملازمین پر توبہ فرض ہے۔ جو ملازم جھوٹ بول کر چُھٹی کر رہا ہے اس کی تنخواہ تو بیماری میں چھٹی کرنے پر بھی کٹتی ہو گی۔ (اس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) پرائیویٹ کمپنیوں میں مُعاملہ الگ ہوتا ہے۔ جبکہ ہمارے ہاں وقف کے مسائل ہیں۔ اللہ پاک ہمارے مفتیانِ کِرام کو سلامت رکھے ان کی راہ نمائی میں ہم نے ایک اِجارہ فارم بنایا ہوا ہے جس میں اوور ٹائم، کٹوتی اور لیٹ منٹ وغیرہ کا انتظام بنا ہوا ہے۔ ہمارے ہاں اَجیروں کا ایسا نظام ہے کہ اگر کوئی بہت بڑی انڈسٹری اور فیکٹری والا بھی اسے دیکھے گا تو وہ کہے گا کہ واقعی دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات میں اجیروں کا ایک مثالی نظام ہے۔ کیونکہ ہمارے ہاں جو بھی اجیروں کا نظام ہے وہ شرعی قانون کے مُطابق ہے یہی وجہ ہے کہ ہمارا یہ نظام بہت سارے اجیروں اور اِداروں کی بچت کا ذریعہ

www.dawateislami.net

ہے۔(امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے فرمایا:) بیمار ہونے سے بھی بچے گا اور معمولی بیماری میں بھی کٹوتی سے بچنے کے لئے نوکری پر آئے گا۔ یاد رکھیے! شرعی قوانین پر عمل کرنے میں برکت ہے۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 35/7)

سوال: ”سَنَد اور تجرِبہ“ میں سے کون سی چیز زیادہ اہم ہے؟ نیز یہ بھی ارشاد فرمائیے کہ جس کے پاس تجربہ اور ہُنر ہے، لیکن اس کے پاس تعلیم نہیں، کیا اسے ”پڑھا لکھا“ کہا جائے گا؟

جواب: اس کی مختلف صورتیں ہیں: ﴿1﴾ کسی کے پاس علم اور تجرِبہ دونوں ہوں تو ایسا شخص زیادہ کامیاب ہوتا ہے۔ ﴿2﴾ کسی کے پاس صرف علم ہو ہُنر یا تجرِبہ نہ ہو تو ایسا شخص عام طور پر تجرِبہ نہ ہونے کی وجہ سے زیادہ کامیاب نہیں ہو پاتا۔ کئی جگہوں پر تجربے کی بنیاد پر ملازمت دی جاتی ہے حتّٰی کہ سند بھی مانگ لی جاتی ہے جس کے باعث تعلیم یافتہ ناتجربہ کار شخص بے روزگار رہ جاتا ہے، جبکہ کم پڑھا لکھا تجربہ کار شخص برسرِ روزگار ہو جاتا ہے، البتّہ کبھی اس کا اُلٹ بھی ہو جاتا ہے۔ بہر حال کبھی سَند کام کر جاتی ہے اور کبھی مہارت۔

یاد رکھیے! صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کثیر علم والے تھے مگر ان کے پاس مُرَوَّجہ سَنَد (آج کی طرح کا سرٹیفکیٹ) نہیں تھی، لہٰذا علم ہونا چاہیے، کیونکہ سند تو نقلی بھی بن سکتی ہے، ممکن ہے اس کے ذریعے علم نہ ہونے کے باوُجود نوکری مل جائے، مگر تجربہ نقلی نہیں ہو سکتا، کتنے ہی تعلیم یافتہ بے روزگاری کی وجہ سے خودکُشی کر لیتے ہیں، لیکن تجربہ کار بے روزگار نہیں رہتا۔
(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 419/7)

سوال: کیا آفس جانے کے لئے روزے میں داڑھی مُنڈوا سکتا ہوں؟

جواب: داڑھی منڈوانا اور ایک مُٹھی سے گھٹانا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

www.dawateislami.net

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص 141، فتاویٰ رضویہ، 6/505) رَمَضانُ المبارک میں روزے کی حالت میں یہ کام کرنا تو اور زیادہ بُرا ہے، البتّہ اس کا فرض روزہ ادا ہو جائے گا لیکن گناہ کرنے سے روزے کی نورانیت جاتی رہتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 10/556) گناہ کی ہلاکت خیزیاں بہت زیادہ ہیں اور خُصُوصاً رَمَضانُ المبارک اور روزے میں گناہ کرنے کے بارے میں فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم ہے: جس نے رَمَضان میں کوئی گناہ کیا تو اللہ پاک اس کے ایک سال کے اَعمال بَرباد فرمادے گا۔ (معجم اوسط، 2/414، حدیث:3688) لہٰذا بندہ نہ رَمَضانُ المبارک میں گناہ کرے اور نہ رَمَضانُ المبارک کے علاوہ۔ یاد رکھیے! ایسی نوکری شرعاً جائز نہیں جس میں یہ شرط ہو کہ روز داڑھی منڈوا کر آنا ہے یا داڑھی رکھنے کی اِجازت نہیں ہے لہٰذا ایسی نوکری کو چھوڑ کر دوسری نوکری اِختیار کریں۔ (فتاویٰ بحر العلوم، 1/311) یہ شرعی مسئلہ ہے جو میں نے بیان کیا ہے۔ آپ کسی عالِمِ دِین اور مفتی صاحب سے پوچھیں گے تو وہ بھی میری بات کی تائید کریں گے۔ (ملفوظات امیرِ اہلِ سنّت، 7/39)

سوال: میرے پاس ایک موٹر سائیکل ہے جس میں پیٹرول کمپنی ڈلواتی ہے کیا اس موٹر سائیکل کو میں گھر کے کام کاج کے لیے استعمال کر سکتا ہوں نیز کیا میرے بھائی یہ موٹر سائیکل چلا سکتے ہیں؟

جواب: جس کمپنی کی طرف سے آپ کو موٹر سائیکل دی گئی ہے اگر وہ پرائیویٹ کمپنی ہے اور موٹر سائیکل کو گھریلو کام کاج کے لیے استعمال کی اجازت بھی مِلی ہوئی ہے تو اسے استعمال کیا جاسکتا ہے، لیکن اگر آپ کی سرکاری نوکری ہے یا کمپنی کی طرف سے گھریلو کام کاج کے لیے استعمال کرنے کی اجازت نہیں تو جتنا عُرف ہو صرف اُتنا ہی استعمال کر سکتے ہیں، مگر یہ بہت مشکل ہے کہ کوئی کمپنی یوں کہے کہ ”آپ کے بھائی اور دوست بھی یہ موٹر سائیکل

استعمال کرسکتے ہیں۔" کمپنی کی موٹر سائیکل کو گھریلو کام کاج کے لیے استعمال کرنے میں کتنا عُرف ہے اس بارے میں مفتی صاحب راہ نُمائی فرمائیں گے۔

(اس موقع پر مفتی صاحب نے فرمایا:) بعض اوقات کمپنی کی طرف سے مکمل اِجازت ہوتی ہے کہ جس کام میں چاہیں استعمال کریں بالفرض موٹر سائیکل پر زیادہ کام ہوتا ہے تو بھی اسی کو پیٹرول بھروانا پڑے گا، جتنا مہینے بھر میں استعمال کرے اور چاہے کسی بھی مقصد میں استعمال کرے بعد میں کمپنی اسے اتنی رقم دے دے گی۔ بہر حال جیسے قوانین ہوں گے اُسی کے مطابق عمل کرنا ہوگا۔ (ملفوظات امیر اہل سنّت، 7 87)

سوال: ایک آدمی سرکاری پوسٹ پر ہے اور لوگوں سے اس کے ذاتی نوعیت کے تَعلُّقات بن جاتے ہیں اور یہ لوگ تحائِف لے آتے ہیں تو کیا اس صورت میں تحائِف قبول کرنا رِشوت کے زُمرے (حکم) میں آئے گا؟

جواب: پہلے سے تَعلُّقات اور تحائِف کا لین دین تھا اور بعد میں اس کی گورنمنٹ Job (یعنی ملازَمت) لگ گئی اور اس سے کام نکلوایا جاسکتا ہے، یعنی قَہر و تَسلُّط اسے کسی طرح کا حاصل ہے تو اب بھی پہلے کی طرح نارمل لین دین ہے تو یہ چلے گا۔ (بہار شریعت، 2/900، حصہ: 12 ماخوذاً) البتّہ اگر اس کے ذریعے سے اپنا کوئی کام نکلوانا ہے، تو اب پُرانے طریقے کے مطابق بھی ہونے والے تحائف کا لین دین رِشوت میں چلا جائے گا۔ (بہار شریعت، 2/901، حصہ: 12 ماخوذاً) اِسی طرح اگر عہدے کی وجہ سے لین دین کا سلسلہ بڑھ گیا، دی جانے والی چیز کی قیمت بڑھ گئی، سائز بڑھ گیا اور مقدار بڑھ گئی تو یہ زائد حصہ رِشوت ہے۔ (بہار شریعت، 2/900، حصہ: 12 ماخوذاً) ہاں اگر یہ شخص مالدار ہوگیا اس لیے آئٹم بڑھا دیئے اور ڈشیں بڑھا دی تو اس کا حکم الگ ہے (یعنی قبول کرنے میں حرج نہیں)۔ (بہار شریعت، 2/900-901، حصہ: 12) یوں

www.dawateislami.net

ہی اب اس کی خصوصی دعوت کرنا کہ اگر یہ نہ آتا تو دعوت ہی نہ ہوتی، تو اگرچہ اس کی وجہ سے دوچار اور کو بھی دعوت دے دی تب بھی یہ خصوصی دعوت رِشوت میں داخل ہے۔(بہار شریعت،2/900-901،حصہ:12) البتّہ مُطلقاً جو دعوت ہوتی ہے وہ رِشوت نہیں ہوتی جیسے ماتَحت کی طرف سے شادی کی دعوت آئی اور آپ اس میں چلے گئے۔اِس میں بھی اگر عام مہمانوں کو سادہ ڈشیں دی گئی اور افسر، نگران یا بڑے عہدے داران کو اسپیشل ڈشیں پیش کی گئیں تو یہ اسپیشل ڈشیں رِشوت میں شمار ہوں گی۔ہاں!جو سب کو کھلایا جارہا ہے اگر وہی افسر یا نگران کو بھی کھلایا جارہا ہے تو رِشوت نہیں۔(ملفوظات امیر اہل سنت،7/87)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جس کو ملازِم رکھنا ہے اُسے ملازِم رکھنے کے اور جس کو ملازَمت کرنی ہے اُسے ملازَمت کے ضَروری اَحکام جاننا فرض ہیں۔ اگر حسبِ حال نہیں سیکھے گا تو گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہوگا اور نہ جاننے کی وجہ سے بار بار گناہوں میں مبتلا ہونا مزید بَرآں (یعنی اِس کے علاوہ)۔ اس حوالے سے مزید معلومات کے لیے امیرِ اہلِ سنّت کے رسالے حلال طریقے سے کمانے کے 50 مدنی پھول اور ”بہارِ شریعت“ جلد 3 صفحہ 104 تا 184 ”اِجارہ کا بیان“ پڑھ لیجئے۔

اگلے ہفتے کا رسالہ

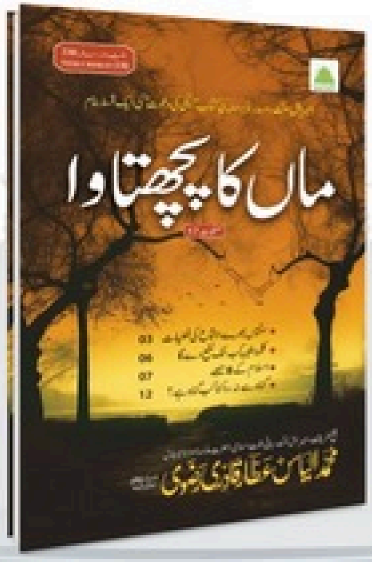

978-969-722-573-6
01013418

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92   0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net